

# بلاشبہ جھینگا مچھلی حلال ہے؟

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوت سنٹر، مسرہ۔ طائف



## بلاشبہ جھینگا مچھلی حلال ہے

جھینگا مچھلی کے متعلق عوام میں غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں، اس کی وجہ علماء کے درمیان مختلف قسم کے فتاوے ہیں، کسی نے جھینگا کو مچھلی کہا، کسی نے مچھلی نہیں مانا۔ کسی نے اس کا کھانا جائز کہا، کسی نے ناجائز کہا تو کسی نے مکروہ تحریمی کہا۔ یہ مختلف قسم کے فتاوے لوگوں کے لئے الجھن کا سبب بنے ہوئے ہیں، میں نے اس الجھن کو دور کرنے کی ایک چھوٹی کوشش کی ہے۔

اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے سب سے پہلے دریائی حیوانوں اور مچھلیوں کے متعلق شریعت کا حکم دیکھنا پڑے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَحَلَّ لَكُمُ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْغِيَارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

## حُرْمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ [المائدة: 96]

ترجمہ: ترجمہ: تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے فائدے کے واسطے اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام کیا گیا جب تک تم حالت احرام میں رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

اس آیت میں محرم (جو حالت احرام میں ہو) کا حکم بتایا جا رہے کہ وہ احرام میں صرف دریا کا شکار کر سکتا ہے، جب تک احرام میں ہے وہ خشکی کا شکار نہیں کر سکتا۔

آیت کا لفظ "صيد" عام ہے جو دریا کی مچھلیوں سمیت تمام قسم کے حیوانوں کو شامل ہے۔ اور "البحر" سے مراد ہر قسم کے پانی کا اسٹور خواہ تالاب ہو، ندی ہو، نالہ ہو، دریا ہو، سمندر ہو۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ حیوان خواہ جانور ہو یا مچھلی جو پانی میں ہی زندگی بسر کرتا ہو، پانی کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا وہ سب شکار میں داخل ہے اور اس کا کھانا ہمارے لئے حلال ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

هُوَ الظَّهْرُ مَاؤُهُ الْحُلُّ مَيْتَتُهُ (صحیح ابن ماجہ: 316)

ترجمہ: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

اس حدیث میں دو باتوں کا ذکر ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ سمندر کا پانی پاک ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سمندر کا میتہ (مردار) حلال ہے۔ یہ میتہ کیا ہے؟ اس سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت دوسری حدیث رسول ﷺ سے ہو جاتی ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

أَحَلَّتْ لَكُمْ مَيْتَاتٍ وَدَّمَائٍ ، فَأَلْمَا الْمَيْتَاتِ ، فَالْحَوْتُ وَالْجَرَادُ ، وَأَلْمَا الدَّمَائِ ،  
، فَالْكِبْدُ وَالْطَّلْحَالُ (صحیح ابن ماجہ: 2695)

ترجمہ: تمہارے لئے دو مردار اور دو خون حلال قرار دیئے گئے ہیں۔ مردار سے مچھلی اور ٹڈی مراد ہیں جبکہ  
خون سے جگر اور تلی مراد ہیں۔

اب بات واضح ہو گئی کہ سمندر کی مری ہوئی مچھلی ہمارے لئے حلال ہے۔ اس حدیث سے ایک مسئلہ اور  
بھی واضح ہو گیا کہ جب مردار مچھلی جائز ہے تو زندہ مچھلی خواہ کسی قسم کی ہو بدرجہ اولی جائز ہے۔  
قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ سمندر میں پائی جانے والی ہر قسم کی مچھلی کا شکار کرنا اور  
اس کا کھانا ہمارے لئے جائز ہے۔

کیا جھینگا مچھلی نہیں ہے؟

اب ہم یہ جانتے کی کوشش کرتے ہیں کہ حنفیہ نے شک کی وجہ سے جھینگا کھانا حوط کہا اور اس کا کھانا مکروہ  
تحریمی لکھا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حنفیہ کے یہاں جھینگا مچھلی  
میں شمار نہیں ہوتی، یہ ایک جانور ہے اور حنفیہ کے یہاں مچھلی کے علاوہ سمندر کا کچھ بھی حلال نہیں جیسا کہ  
البدائع، فتاویٰ ہندیہ اور درمختار میں لکھا ہے۔ حالانکہ ائمہ ثلاثہ کے یہاں جھینگا کوئی کلام نہیں۔

جھینگا کو عربی میں جمبري، اُرْبِيَان، رُوبِيَان، قُرْمِيدَس، قَمْرُون اور بُرْغُوْث البحر وغیرہ۔ انگریزی  
میں Prawns اور Shrimp، اٹلی میں Gambero، رومی میں Cammarus، اسپانی  
میں Camaron، ترکی میں Karides، فرنیسی میں Crevettes کہتے ہیں۔ اس کی تقریباً دو  
ہزار اقسام پائی جاتی ہیں۔



لغت کی کتاب، طب کی کتاب اور علم الحیوان کی کتاب دیکھنے سے علم ہوتا ہے کہ ان ساری جگہوں میں جھینگا کو مچھلی کی ہی قسم لکھا ہے۔ قدیم و جدید کتب لغت و طب میں بھی جھینگا مچھلی کے طور پر ملتی ہے۔ ابن بیطار نے اسے اربیان و روبیان لکھا ہے۔ صاحب بن عباد نے اس کا وصف بتلایا ہے کہ یہ تیرھویں انگلی کی طرح لال مچھلی ہے۔ جوہری اور فیروز آبادی نے سفید کیڑے کی طرح بتلایا ہے۔ دمیری نے چھوٹے قسم کا لال رنگ والا کہا ہے۔ داؤد انطاکی نے بہت پیر والا لال رنگ کا کیڑے کی طرح مگر اکثر گوشت والا کہا ہے۔ ان ساری کتب میں مچھلی کی حیثیت سے اس کا وصف بتلایا ہے۔

تکلمۃ المعاجم العربیۃ از مستشرق رہنارت آن دوزی (221/8) میں قریدس کا وصف مصر کے روبیان سے ذکر کیا ہے۔ محیط المحیط از پطرس بستانی (متوفی: 1300ھ) صفحہ 725 پر قریدس کے متعلق لکھا ہے: القریدس: سمکۃ صغیرۃ بقدر الجرادة أو اکبر قليلا و تشبھھا. یعنی قریدس (جھینگا) ایک چھوٹی مچھلی ہے جو ٹڈی کے مثل یا اس سے تھوڑی بڑی اور اس کے مشابہ ہوتی ہے۔

معجم الالفاظ الزراعیۃ از مطفئی شہابی (مکتبہ لبنان) صفحہ 197 پر یہ عبارت ہے۔ الاربیان: ضرب من السمک و هو القریدس فی الشام و الجمبری فی مصر۔ یعنی اربیان (جھینگا) ایک قسم کی مچھلی ہے، ملک شام میں اسے قریدس اور مصر میں جمبری کہتے ہیں۔

ابو بکر بن درید (متوفی: 321ھ) نے جمهرة اللغة (1236/3) میں لکھا ہے: الاربیان: ضرب من الحیطان یعنی اربیان (جھینگا) مچھلی کی ایک قسم ہے۔ زبیدی نے تاج العروس میں سفید کیڑے کی طرح مچھلی بتایا ہے۔

جوہری (متوفی: 393ھ) نے الصحاح (2351/6) میں لکھا ہے: الاربیان بکسر الهمزة، ضرب من السمک بیض کالدود (اربیان، ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ، ایک قسم کی مچھلی جو سفید کیڑا کی طرح ہے)

کمال کی بات ہے علامہ مجد فیروز آبادی (متوفی: 817ھ) جو کہ حنفی المسلک ہیں انہوں نے القاموس المحیط کے اندر

لکھا ہے: الار بیان بالکسر: سمک۔ یعنی اربیان (جھینگا) مچھلی ہے۔

اس طرح بے شمار لغت کی کتابوں سے حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ کتب لغت کے علاوہ مختلف علوم و فنون کی کتابوں میں بھی اسے ایک مچھلی ہی مانا گیا ہے۔

ابو ہلال عسکری (متوفی: 395ھ) نے "التلخیص فی معرفۃ اسماء الاشیاء میں اربیان (جھینگا) کو ایک چھوٹی مچھلی کہا ہے۔ ابو العلاء معری (متوفی: 449ھ) نے "رسالۃ الملائکۃ" میں <وهو ضرب من السمک> کے ذریعہ اسے مچھلی قرار دیا ہے۔

یا قوت الحموی (متوفی: 626ھ) نے معجم البلدان میں بھی مچھلی کی قسم کہا ہے۔ مذکورہ بالا مختصر حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم و جدید لغت اور مختلف علوم کی کتاب میں جھینگا مچھلی ہی مانی جاتی ہے۔ ساتھ ہی یہ عرف عام میں بھی مچھلی سے ہی متعارف ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جھینگا مچھلی مارکیٹ میں ملتی ہے نہ کہ گوشت کی دوکان پہ اور ہوٹلوں میں بھی مچھلی کی فہرست میں شامل ہے۔

حنفیہ کے یہاں سمندر کی ساری مچھلیاں حلال ہیں۔ امام سرخسی نے "المبسوط" میں لکھا ہے: جمیع انواع السمک حلال یعنی ہر قسم کی مچھلی حلال ہے۔ گویا حنفی فقہ کی روشنی میں بھی جھینگا حلال ہے۔ چنانچہ حنفی عالم ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمہ اللہ نے اعلیٰ السنن جلد 17 صفحہ 199 پر لکھا ہے: وبالجملة فكل ماکان من جنس السمک لغة وعرفا فهو حلال بلا خلاف كالسقتور والروبيان ونحوهما. (منجملہ جو لغت اور عرف میں مچھلی ہو وہ بغیر اختلاف کے حلال ہے جیسے کوتری، جھینگا اور ان جیسی۔)

لغت کی کتاب، کتب طب و حیوان، عرف عام میں جھینگا مچھلی ہے یہ ثابت ہو گیا، اسی طرح حنفی اہل لغت نے بھی اسے مچھلی لکھا ہے اور ساتھ ہی مشہور حنفی عالم نے بصراحت جھینگا حلال لکھا ہے۔ نیز قرآن و حدیث کی روشنی میں جھینگا حلال ہے وہ پہلے ہی ثابت کیا گیا ہے بلکہ یہاں تک قرآن سے ثابت ہے کہ مچھلی کے علاوہ پانی پہ منحصر سارے حیوان حلال ہیں۔ ساتھ ہی کھانے پینے کی چیز میں اصل حلت ہی ہے سوائے اس کے جس کو نام لیکر حرام کہا گیا ہو۔ جھینگا ان حیوان میں سے نہیں جن کی ممانعت آئی ہے گویا قاعدے کی رو سے بھی اس کا حلال ہونا ثابت ہے۔

\*\*\*\*\*

**نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔**

**مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔**



**Maqubool Ahmed**

**SheikhMaqubolAhmedFatawa.**

**00966531437827**

**Maquboolahmad.blogspot.com**

**islamiceducon@gmail.com**

**Online fatawa salafia Maqubool Ahmed salafi**

**1 November 2020**